سوال ۱۔ انشائیہ "مچھر" کا خلاصہ لکھئے؟

جواب:۔ "مچھر" خواجہ حسن نظامی کا انشائیہ ہے۔ اس میں انہوں نے "مچھر" کی خوبیاں اور خامیاں بیان کرنے کے ساتھ ساتھ انسانوں کو اللہ کی عبادت کرنے کی تلقین بھی کی ہے۔
مچھر ایک ننھا پرندہ ہے جو بنا کسی تفریق کے انسانوں کو پریشان کرتا ہے۔ چاہے وہ ہندو ہو، مسلمان ہو یا پھر عیسائی سبھی اس سے ناراض اور اس کے خلاف جنگ کرنے کو کمربستہ رہتے ہیں۔

مچھر امیر ہو یا غریب کسی کو نہیں چھوڑتا۔ سبھی کو کاٹتا اور پریشان کرتا ہے۔ یہاں تک کہ یہ پالتو جانوروں کو کاٹتا اور ان کی بھی نیندیں حرام کرتا ہے۔ کوئی بھی وباء پھیلے الزام مچھر پر لگا دیا جاتا ہے۔ ملیریا پھیلتا ہے تو الزام مچھر پر لگا دیا جاتا ہے۔ اور اسے ختم کرنے کی مہم شروع ہو جاتی ہے۔ مچھر ان تمام باتوں کو سنتا ہے دیکھتا ہے یہاں تک کہ وہ انگریزی کا اخبار "پائنیر" بھی پڑھتا ہے۔ اور اس پر کسی شخص یا ڈاکٹر صاحب کے خون کی چوسی ہوئی بوندیں بھی ڈال جاتا ہے۔ گویا وہ یہ لکھ کر جاتا ہے کہ تم لوگ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

میرے کارناموں کی تمہیں خبر نہیں ہے۔ میں نے خدائی کا دعویٰ کرنے والے نمرود کو بھی نہیں بخشا۔ میں ہی تو تھا جس نے اس کے غرور کو توڑا۔ تم مجھ پر بلا وجہ بگڑتے ہو اور مجھے اپنا دشمن سمجھتے ہو۔ میں تمہارا دشمن نہیں۔ میری تعریف اس صوفی سے پوچھو جو رات بھر جاگ کر عبادت کرتے ہیں۔
کل ایک شاہ صاحب اپنے شاگرد سے کہہ رہے تھے کہ میں مچھر کو دل سے پسند کرتا ہوں۔ دن بھر خلوت خانہ میں رہتا ہے رات کو جو خدائی یاد کا وقت ہے باہر نکلتا ہے اور پھر تمام رات تسبیح تقدیس کے ترانے گاتا ہے۔

سوتے ہوئے آدمیوں پر اسے غصہ آتا ہے اس لئے وہ انہیں کاٹتا ہے۔ لیکن غافل پڑا رہتا ہے اٹھتا نہیں ہے۔ اب کوئی ان سے پوچھے کہ جناب کتنی راتیں جاگے ہیں جو مچھر کو قصوروار ٹھہراتے ہیں۔

آگے مچھر کہتا ہے کہ شاہ صاحب کی بات سن کر مجھے اطمینان ہوا کہ چلو اب بھی انسانوں میں کچھ انصاف پسند موجود ہیں بلکہ مجھے اس بات پر شرمندگی بھی ہوئی ہے کہ میں نے اس بھلے انسان کو بھی کاٹا تھا۔ ان کے پاؤں کا خون چوسا تھا مگر دل کو اطمینان ہوا کہ میں نے تو شاہ صاحب کے قدم چومے تھے۔

اگر لوگ شاہ صاحب کی طرح شب بیداری کرنا شروع کر دیں تو میری قوم انہیں ستانے سے باز آجائے گی۔ ورنہ یاد رہے میرا نام مچھر ہے۔ چین سے جینے نہیں دوں گا۔

---